سوال

(254) مفقود الخبر شوہر کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسماۃ ہندہ کا نکاح ورثاے ہندہ نے مسمی زید سے کردیا بعد گزرنے دو ماہ نکاح کے مسمی زید مفقود الخبر ہوگیا جس کو عرصہ دس برس کا گزر گیا۔ ورثاے ہندہ نے مسمی زید کو بہت تلاش کیا کچھ پتا نہیں ملتا اور مسماۃ ہندہ جوان عورت ہے اس کے گھر کی کوئی صورت نہیں ہے اور ورثائے ہندہ حنفی المذہب ہیں دوسرے شخص سے نکاح ازروئے مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے درست ہوگا یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے شک اگر ازروئے مذہب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مسماۃ ہندہ کا نکاح کرایا جائے تو ازروئے مذہب حنفی کے درست ہوگا کیونکہ یہاں ضرورت ہے اور حاکم مالکی بھی نہیں ہیں جس کے یہاں مقدمہ لے جائیں ایسی حالت میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر فتوی دینا حنفی مذہب میں جائز ہے جیسا کہ جب کسی عورت کو تین دن حیض اگر موقوف ہوجائے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی عدت تین حیض ہے چاہے جتنے دن اس میں گزریں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نو مہینے گزرنے سے اس کی عدت پوری ہو جاتی ہے مگر فتوی حنفی مذہب میں ایسی صورت میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہے۔ "ردالمختار" میں ہے۔

" ذکر ابن وہبان فی منظومتہ انہ لو افتی بقول مالک فی موضع الضرورۃ یجوز واعترضہ شارحہا ابن الشحنہ بانہ لا ضرورۃ للحنفی الی ذلک لان ذلک خلاف مذہبنا فحذفہ ای حذف قولہ خلافا لمالک اولی وقال فی الدر المنتقی لیس باولی لقول القہستانی لو افتی بہ فی موضع الضرورۃ لا باس بہ علی ما اظن انتہی
قلت : ونظیر ہذہ المسئلۃ عدۃ ممتدۃ الطہر التی بلغت برویۃ الدم ثلاثۃ ایام امتد طہرہا فانہا تبقی فی العدۃ الی ان تحیض ثلاث حیض وعند مالک تنقضی عدتہا بتسعۃ اشہر وقد قال فی البزازیۃ الفتوی فی زماننا علی قول مالک وقال الزاہدی کان بعض اصحابنا یفتون بہ للضرورۃ واعترضہ فی النہر وغیرہ بانہ لا داعی الی الافتاء بمذہب الغیر لامکان الترافع الی حاکم مالکی یحکم بمذہبہ وعلی ذلک مشی ابن وہبان فی منظومتہ ہناک لکن قدمنا ان الکلام عند تحقق الضرورۃ حیث لم یوجد حاکم مالکی"

(ردالمختار باب المفقود: ٢/٤٥٦)

(ابن وہبان نے اپنے منظومہ میں ذکر کیا ہے کہ اگر وہ (قاضی و مفتی وغیرہ) بہ وقت ضرورت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق فتوی دے تو یہ جائز ہوگا ابن الشحنہ اس کے شارح نے اس پر اعتراض کیا کہ حنفی کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے لہذا اس کو حذف کرنا یعنی اس کے اس قول "خلافا لمالک" کو حذف کرنا اولیٰ ہے دار المنتقی کے مولف نے کہا : قہستانی کے مندرجہ ذیل قول کی وجہ سے یہ اولیٰ نہیں ہے اگر وہ ضرورت کے وقت اس کے مطابق فتوی دے تو اس میں کوئی حرج

نہیں ہے جیسا کہ اس کا یہ گمان ہے۔

میں کہتا ہوں اس مسئلے کی نظیر ایسی عورت کی علت ہے جس کا طہر لمبا ہو جائے جو تین دن خون حیض دیکھ کر بالغ ہو (پھر اس کا حیض موقوف ہو جائے اور) اس کا طہر لمبا ہو جائے تو وہ عورت (امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک) تین حیض آنے تک عدت میں ہی رہے گی جب کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نو ماہ گزرنے سے اس کی عدت پوری ہو جائے گی البزازیہ کے مصنف نے کہا ہے ہمارے اس دور میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق فتوی دیا جاتا ہے اور زاہدی نے کہا ہمارے بعض اصحاب بوقت ضرورت اس کے مطابق فتوی دیتے تھے النہر وغیرہ میں اس پر اعتراض کیا ہے کسی دوسرے کے مذہب کے مطابق فتوی دینے کا کوئی سبب نہیں ہے کیوں کہ یہاں پر اس بات کا امکان موجود ہے کہ حاکم مالکی کے پاس مقدمہ لے جایا جائے اور وہ اپنے مذہب کے مطابق فیصلہ کرے اسی بنا پر ابن وہبان نے اپنی منظومہ میں یہ موقف اختیار کیا ہے لیکن ہم پہلے یہ عرض کر چکے ہیں کہ ہیں یہ اس صورت کے متعلق بات ہے جب ضرورت ثابت ہو جائے اور حاکم مالکی یسر نہ ہو)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 449

محدث فتویٰ